مولوی احمد رضا خان کہتا ہے کہ ابو طالب کے کفر میں کسی سنی کو شک وشبے کی مجال نہیں

(محصلہ فتاوی رضویہ: ج ۲۹ ص ۶۶۱)

مگر رضا خانی عطاء محمد بندیالوی لکھتا ہے کہ

ابو طالب کے ایمان کا اقرار کرنا ہوگا

(تحقیق ایمان ابو طالب: ص ۱۲)

اسی طرح ایک اور مقام پر لکھتا ہے کہ:

"ثابت ہوا کہ وہ (ابو طالب) کافر نہ تھے مسلمان تھے (ص ۲۲)

اب ہمارا بریلویوں سے سوال ہے کہ اگر خواجہ ابو طالب مسلمان تھے تو احمد رضا خان کو کافر کہو جو ایک مسلمان کو کافر کہہ رہا ہے اور اگر کافر تھے تو عطاء بندیالوی احمد رضا خان کا ہم عقیدہ نہ رہا اور جو احمد رضا خان کا ہم عقیدہ نہ ہو اس کو تم کافر مانتے ہو لہذا عطاء بندیالوی کو کافر مانو۔ یاد رہے کہ عطاء بندیالوی کو تو ہر حال میں کافر ماننا ہی پڑے گا کہ وہ احمد رضا خان کے عقیدے سے ہٹ چکا ہے ہاں اگر احمد رضا خان کے بارے میں کوئی تاویل چل سکتی ہے تو ہم منتظر ہیں۔۔۔

من يرد الله به خيرا يفقهه في الدين

العطايا النبوية في الفتاوى الرضوية

مع تخریج و ترجمہ عربی عبارات

تحقیقاتِ نادرہ پر مشتمل چودھویں صدی کا عظیم الشان
فقہی انسائیکلوپیڈیا

جلد ۲۹

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز
١٢٧٢ھ ـــــ ١٣٤٠ھ
١٨٥٦ء ـــــ ١٩٢١ء

رضا فاؤنڈیشن ٥ جامعہ نظامیہ رضویہ
اندرون لوہاری دروازہ، لاہور ۸، پاکستان (۵۴۰۰۰)
فون ٧٦٦٥٧٧٢ ٧٦٥٧٣١٤

آیاتِ قرآنیہ واحادیثِ صحیحہ متواترہ متظافرہ سے ابوطالب کا کفر پر مرنا اور دمِ واپسیں ایمان لانے سے انکار کرنا اور عاقبت کار اصحاب نار سے ہونا ایسے روشن ثبوت سے ثابت جس سے کسی سُنی کو مجالِ دم زدن نہیں۔ ہم یہاں کلام کو سات فصل پر منقسم کریں۔

فصل اوّل ـــــ آیاتِ قرآنیہ

آیت اُولٰی: قال الله تبارك وتعالٰی (اللہ تبارک وتعالٰی نے فرمایا۔ ت)،

انك لا تهدی من احببت ولکن الله یهدی من یشاء وهو اعلم بالمهتدین[1]

اے نبی! تم ہدایت نہیں دیتے جسے دوست رکھو ہاں خدا ہدایت دیتا ہے جسے چاہے' وہ خوب جانتا ہے جو راہ پانے والے ہیں۔

مفسرین کا اجماع ہے کہ یہ آیہ کریمہ ابوطالب کے حق میں نازل ہوئی۔

معالم التنزیل میں ہے،

نزلت فی ابی طالب[2]۔

ابوطالب کے حق میں نازل ہوئی۔ (ت)

جلالین میں ہے:

نزل فی حرصه صلی الله تعالٰی علیه وسلم علٰی ایمان عمه ابی طالب[3]۔

یہ آیت حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی آپ کے چچا ابوطالب کے ایمان لانے کی حرص میں نازل ہوئی۔ (ت)

مدارک التنزیل میں ہے:

قال الزجاج اجمع المفسرون انها نزلت فی ابیطالب[4]

زجاج نے کہا کہ مفسرین کا اجماع ہے کہ یہ آیت کریمہ ابی طالب کے حق میں نازل ہوئی۔ (ت)

کشاف زمخشری و تفسیر کبیر میں ہے،

---

[1] القرآن الکریم ۲۸/ ۵٦

[2] معالم التنزیل (تفسیر البغوی) تحت آیۃ ۲۸/ ۵٦ دار الکتب العلمیہ بیروت ۳/ ۳۸۷

[3] تفسیر جلالین " " اصح المطابع دہلی ص ۳۳۲

[4] مدارک التنزیل (تفسیر النسفی) " " دار الکتاب العربی بیروت ۳/ ۲۴۰

بعد تحقیق احادیث و روایات نصیر
میرا دل قائل ایمان ابو طالب ہے

پیر سید نصیر الدین نصیر گولڑوی

تحقیق ایمان ابو طالب

امام المناطقہ استاذ العرب والعجم ملک المدرسین

حضرت علامہ **عطاء محمد بندیالوی** چشتی گولڑوی قدس سرہ

اہتمام

علامہ مولانا نذر حسین چشتی گولڑوی

جامعہ غوثیہ مہریہ عطاء العلوم ڈھوک دھمن واڑھی پدھراڑ خوشاب

نہیں ہے تو یہ جواب بھی چند وجوہ سے مردود ہے۔

وجہ اول:۔ ابولہب کو کسی نے خواب میں دیکھا اور اس سے دریافت کیا تو ابولہب نے کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں اپنی لونڈی آزاد کی تھی جسکی وجہ سے مجھے انگلی سے پانی ملتا ہے۔ برخلاف حضرت ابو طالب کے کہ ان کے متعلق خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ میری شفاعت ابو طالب کو نفع دیگی اور وہ پتلی آگ میں ڈالا جائیگا۔

وجہ دوم:۔ ابولہب کا واقعہ خواب کا ہے جو کسی کو آئی تھی اور خواب حجت اور دلیل نہیں ہے برخلاف حضرت ابو طالب کے کہ آپکی تخفیف عذاب فرمانِ نبوی سے ثابت ہے اور یہ کوئی خواب کا واقعہ نہیں ہے۔

وجہ سوئم:۔ جس آدمی نے ابولہب کو خواب میں دیکھا تھا وہ اس وقت مسلمان نہیں تھا لہٰذا اسکی بات قابل اعتماد نہیں ہے۔

وجہ چہارم:۔ حضرت ابو طالب کے ایمان پر دلائل گزر چکے ہیں کہ ان کے دل میں تصدیق تھی اور زبان سے اقرار کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام عمر عزت کی، دشمن کے شر سے آپکو بچایا لہٰذا ابو طالب کے ایمان کا اقرار کرنا ہوگا برخلاف ابولہب کے کہ اس نے ساری عمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف دی ہے اور آپ کے حق میں گستاخیاں کیں چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ ابولہب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کر کے یہ گستاخانہ الفاظ کہے تَبّاً لَکَ یعنی تیرے لئے ہلاکت ہے العیاذ باللہ اس گستاخی سے اللہ تعالیٰ جل شانہ کو اتنا غصہ آیا کہ ابولہب کی مذمت میں پوری ایک سورت قرآن پاک میں نازل فرمائی جب حضرت ابو طالب سے کفار مکہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیوجہ سے ترک موالات کیا اور ابو طالب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان کا خطرہ پیدا ہوا تو ابو طالب مکہ چھوڑ کر باہر شعب ابی طالب میں چلے گئے تو تمام بنو ہاشم نے حضرت ابو طالب کا ساتھ دیا خواہ وہ مسلمان تھے یا کافر لیکن ابولہب جو کہ حضرت ابو طالب کا بھائی تھا یہ ابو طالب

اب اہل سنت کے نزدیک مومن کے حق میں شفاعت مقبول ہے اور آیہ کفار کے ساتھ مخصوص ہے اب اگر کافر کے لئے بھی شفاعت مقبول ہو تو آیہ کے تحت کوئی قسم بھی داخل نہ رہے گی لہذا کسی کافر کے حق میں شفاعت مقبول نہیں اور چونکہ حضرت ابو طالب کے حق میں شفاعت مقبول ہے لہذا ثابت ہوا کہ وہ کافر نہ تھے بلکہ مسلمان تھے۔

دلیل دہم:

قرآن پاک میں ہے (انک لاتهدی من احببت الآية) علامہ صاحب روح المعانی فرماتے ہیں کہ اکثر اخبار سے پتہ چلتا ہے کہ یہ آیہ حضرت ابو طالب کے حق میں نازل ہوئی ہے اور نیز اس آیہ کریمہ مبارکہ سے پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابو طالب کو محبوب جانتے تھے اب حضرت ابو طالب کو سب کرنا (برا بھلا کہنا) علویوں کی دل آزاری ہے بلکہ یہ بھی احتمال ہے کہ اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا ہو لہذا حضرت ابو طالب کے معاملہ میں احتیاط لازم ہے عبارت ملاحظہ ہو ثم انه على القول بعدم اسلامه لا ينبغى سبه و التكلم فيه بفضول الكلام فان ذالک مما يتأ ذى به العلويون بل لايبعدان يكون مما يتأ ذى به النبى عليه الصلوة والسلام للذى نطقت الآية بناء على هذه الروايات بحبه اياه والاحتياط لا يخفى على ذى فهم خلاصہ عبارت یہ ہے کہ آیہ مذکورہ بالا سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت ابو طالب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محبوب جانتے تھے کیونکہ روایات سے پتہ چلتا ہے کہ یہ آیہ حضرت ابو طالب کے حق میں نازل ہوئی ہے اور حضرت ابو طالب کا اسلام اختلافی ہے اور حضرت ابو طالب کو مسلمان اور مومن کہنے میں کسی کی دل آزاری نہیں ہے البتہ اس قول پر کہ وہ مسلمان نہیں ہیں حضرت ابو طالب کو سب اور دشنام ہے تمام علویوں کی دل آزاری ہے اور چونکہ حضرت ابو طالب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوب ہیں اس لئے انکو سب اور دشنام کرنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایذاء کا بھی احتمال ہے لہذا سب اور دشنام سے احتیاط لازم ہے علامہ صاحب روح المعانی

بعد تحقیق احادیث و روایات نصیر

میرا دل قائل ایمان ابو طالب ہے
پیر سید نصیر الدین نصیر گولڑوی

تحقیق ایمان ابو طالب

امام المناطقہ استاذ العرب والعجم ملک المدرسین

حضرت علامہ **عطاء محمد بندیالوی** چشتی گولڑوی قدس سرہ

اہتمام

علامہ مولانا نذر حسین چشتی گولڑوی

جامعہ غوثیہ مہریہ عطاء العلوم ڈھوک دھمن داخلی پدھراڑ خوشاب